بغیر ثبت تاریخ ان کا اجرا مشکل اور فساد سے خالی نہیں۔ اس لئے دنیا کی تمام متمدن قوموں نے ایک ماخذ تاریخ قرار دیکر اس سے سنہ و تاریخ کو اخذ کیا۔ پارسیوں نے اپنا ماخذ علیحدہ مقرر کیا۔ ہندوؤں نے اپنا ماخذ الگ قرار دیا۔ عیسائیوں نے اپنا ماخذ تاریخ عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کو بنایا۔ غرض ہر قوم نے اپنے امور سیاسیہ و تمدنیہ کے لئے اپنا اپنا ماخذ تاریخ الگ الگ مقرر کر کے اس سے سنہ و تاریخ اخذ کیا۔

ہمارے رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی مختلف قوموں کے افراد لیکر ایک علیحدہ قومیت کی تشکیل کی۔ کیونکہ قومیت مذہب سے ہوا کرتی ہے جیسا کہ ڈاکٹر اقبال فرماتے ہیں ؏

قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں

اور خداوند عالم نے اس قوم کے نام کے واسطے نہایت پیارا لفظ "مسلمان" پسند فرمایا ارشاد ہے سمکم المسلمین (تمہارا نام مسلمان رکھا) لہذا ضروری تھا کہ اس کی قومی تاریخ کے لئے دیگر اقوام کی طرح اپنی تاریخ الگ اور اس کا ماخذ سب سے نرالا سب سے اہم اور اچھوتا ہو۔ مگر بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات با برکات تک قومیت کی تکمیل تشکیل جیسی ہونی چاہیئے نہ ہو سکی تھی اس وجہ سے حضورؐ نے قومی تاریخ کی طرف توجہ نہ فرمائی بلکہ پوری توجہ قومیت ہی کی تشکیل کی طرف مبذول رکھی۔ یہانتک کہ حضور اسی سعی میں دنیا سے تشریف لے گئے۔ حضورؐ کے بعد خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جلوہ افروز تخت خلافت ہوئے تو بعض مذہبی و سیاسی پیچیدگیوں کی وجہ سے وہ بھی عنان توجہ اس طرف منعطف نہ کر سکے اور دو سال بعد اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے حضرت ابوبکرؓ کے بعد خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سریر خلافت پر متمکن ہوئے۔ ابتداءً آپ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفہ اول ہی کی روش پر چلا کئے۔ قومی تاریخ کے انعقاد کی طرف متوجہ نہ ہو سکے۔

جس سرزمین میں بانی اسلام نے "قوم مسلم" کی بنیا ڈالی وہاں کے باشندے بلحاظ تمدن و معاشرت دیگر اقوام عالم کی نظر میں بالکل ذلیل و وحشی شمار ہوتے تھے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے جیسا کہ کتب تواریخ شاہد ہیں۔ لہذا ان کو تاریخ کی چنداں ضرورت بھی نہ تھی نہ انھوں نے کوئی خاص ماخذ تاریخ کا مقرر کیا بلکہ کسی غیر معمولی واقعہ کی طرف نسبت کر دیا کرتے تھے۔ مثلاً عام الفیل و عام الفجار وغیرہ۔ چنانچہ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلیفہ اول و خلیفہ ثانی بھی ابتداءً ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ سنہ ۱۶ھ میں خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کے سامنے ایک چک پیش ہوئی جس پر شعبان کا لفظ لکھا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا یہ کیونکر معلوم ہو کہ گزشتہ شعبان کا مہینہ مراد ہے یا موجود۔ اسی وقت مجلس شوریٰ منعقد کی۔ شوریٰ میں ماخذ سنہ کیلئے مختلف رائیں پیش ہوئیں کسی نے کہا ولادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی نے بعثت حضورؐ پیش کیا لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ہجرت نبوی کی رائے دی اور اس پر سب کا اتفاق ہو گیا۔ تاریخ اسلام کا ماخذ ہجرتؐ قرار دینے میں بھی ایک زبردست راز مضمر ہے۔

اس قدر تمہید کے بعد میں اصل مضمون کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

ہمارے اسلاف نے جب دیکھا کہ تاریخ ہمارے سیاسی و معاشرتی امور کیلئے نہایت ضروری و اہم ہے تو اس کو

آسانی سے دریافت کرنے کیلئے ہر ممکن سعی کو کام میں لائے۔ چنانچہ مختلف قسم کی جنتریاں ایجاد کیں جس سے لوگوں کو تاریخیں معلوم کرنے کی سہولتیں ہوگئیں۔ میں بھی اپنے اس مختصر مضمون میں انھیں حضرات کی خوشہ چینی کرکے چند اصول ایسے پیش کرنا چاہتا ہوں جس سے جنتری کی عدم موجودگی کے باوجود بھی ہر ادنیٰ لیاقت کا آدمی جس وقت جس تاریخ کو معلوم کرنا چاہے بآسانی معلوم کرسکتا ہے بلکہ جو شخص ان اصول کو جنھیں میں لکھنا چاہتا ہوں ذہن نشین کرلے اور اس پر عمل پیرا ہو تو سنہ ہجری و سنہ عیسوی کی گذشتہ اور آئندہ تاریخیں معلوم کرسکتا ہے اور سفر و حضر میں یکساں کارآمد ہوسکتا ہے۔ کسی جنتری کو پاس رکھنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس کا دماغ خود سو سالہ و ہزار سالہ جنتری کا کام دیگا۔

قاعدہ اوّل برائے دریافت تاریخ ماہ ہائے عربی۔ ارباب تقویم نے لکھا ہے کہ اگر یہ معلوم کرنا چاہیں کہ فلاں سنہ ہجری کے فلاں مہینہ کی پہلی تاریخ کس دن تھی یا ہوگی۔ یا فلاں دن کون تاریخ تھی یا ہوگی تو پہلے یہ کریں کہ سنہ کو (۸) سے تقسیم کریں اس تقسیم کے بعد جو کسر باقی بچے اس عدد کے مقابل اس نقشہ

عدد سنہ	—	۵	۳	۸	۷	۳	۴	۷
کسر باقی تقسیم	—	۲	۳	۷	۵	۴	۸	۰

میں دیکھیں کونسا عدد ہے۔ جو عدد ہو وہی عدد اس سنہ کا ہوا جب سنہ کا عدد اس طرح حاصل ہوجائے تو اس میں مہینہ کا عدد شامل کریں

محرم	صفر	ربیع الاول	ربیع الثانی	جمادی الاول	جمادی الثانی	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۷	۲	۳	۴	۶	۱	۲	۴	۵	۷	۱	۳

(مہینوں کے اعداد ہر مہینہ کے نیچے تحریر ہیں) پھر اس میں اس تاریخ کو شامل کریں جس کا دن معلوم کرنا ہے اور ایک (۱) اپنی طرف سے زیادہ کرکے دیکھیں مجموعہ سات (۷) سے زیادہ ہے یا کم۔ زیادہ ہو تو سات (۷) سے تقسیم کریں اگر پورا تقسیم ہوجائے کچھ باقی نہ بچے تو شنبہ کا دن ہوگا اور ایک بچے یکشنبہ دو بچے دوشنبہ تین بچے سہ شنبہ چار بچے چہار شنبہ پانچ بچے پنجشنبہ اور چھ بچے جمعہ کا دن ہوگا۔

مثال۔ معلوم کرنا ہے کہ ۱۳۵۴ھ کے مہینہ ذیقعدہ کی پہلی تاریخ کس دن تھی تو سنہ کو آٹھ (۸) سے تقسیم کیا دو باقی بچے نقشہ میں دیکھا دو کے مقابل پانچ (۵) ہے۔ یہی پانچ سنہ کا عدد ہوا۔ پانچ اور ذیقعدہ کے عدد ایک (۱) اور پہلی تاریخ جمع کرکے ایک اپنی طرف سے زیادہ کیا۔ مجموعہ آٹھ (۸) ہوا۔ یہ سات (۷) سے زیادہ ہے۔ سات (۷) سے تقسیم کیا ایک بچا۔ اب معلوم ہوا کہ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ کی پہلی تاریخ کا دن یکشنبہ تھا۔ اسی طرح معلوم کرنا ہے کہ شوال ۱۳۵۴ھ کی ۱۰ تاریخ کونسا دن تھا۔ تو سنہ کا عدد (۵) شوال کا عدد (۷) دس کے ساتھ جمع کیا ایک اپنی طرف سے زیادہ کیا مجموعہ ۲۳ ہوا سات (۷) سے تقسیم کیا دو باقی بچے۔ معلوم ہوا کہ دوشنبہ کو شوال ۱۳۵۴ھ کی دس تاریخ تھی۔

قاعدہ دوم۔ بعضوں نے زیادہ سہولت اور حفظ کے لئے سنین کے ناموں کے واسطے آٹھ حرف مقرر کئے ہیں (الف) (ہ) (ج) (ز) (د) (ب) (و) (د) پس جب سنہ کا نام معلوم کرنا ہو مثل قاعدہ اول اس کو آٹھ (۸) سے تقسیم کریں۔ اگر ایک باقی بچے تو پہلا حرف (الف) اسکا نام ہوگا دو یا تین یا چار بچے تو دوسرا حرف (ہ) تیسرا حرف (ج)

چوتھا حرف (ز) اس کا نام ہوگا۔ اور کچھ باقی نہ بچے تو آٹھواں حرف (د) اس کا نام ہوگا اسی طرح قمری مہینوں کے نام بھی حروف مقرر کئے۔ محرم کا نام (ز) صفر کا (ب) ربیع الاول کا (ج) ربیع الثانی کا (د) جمادی الاول (و) جمادی الثانی کا (الف) رجب کا (ب) شعبان کا (د) رمضان کا (ہ) شوال کا (ز) ذیقعدہ کا (الف) ذی الحجہ کا (ج) ۔

مثال ۔ معلوم کرنا ہے کہ ۱۳۵۳ھ کے مہینہ ذی الحجہ کی دس تاریخ کو کونسا دن ہوگا۔ سنہ کو آٹھ سے تقسیم کیا دو باقی بچے سنین کے ناموں میں دوسرا حرف (ہ) ہے۔ یہی اس سنہ کا نام ہوا۔ ذی الحجہ کا نام (ج) ہے بقاعدہ ابجد (ہ) کا عدد پانچ اور (ج) کا تین ہے پانچ اور تین اور دس کو جمع کر کے ایک اپنی طرف سے زیادہ کیا مجموعہ ۱۹ ہوا یہ عدد سات (۷) سے زیادہ ہے۔ سات سے تقسیم کیا پانچ باقی بچے معلوم ہوا ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ کی ۱۰ تاریخ کا دن پنجشنبہ ہوگا۔

قاعدہ سوم برائے دریافت تاریخ ماہ ہائے انگریزی۔ سنین عیسوی کے اعداد بھی سنین ہجری ہی کی طرح نکالے جاتے ہیں صرف تھوڑا سا فرق ہے۔ جس سنہ عیسوی کا عدد معلوم کرنا چاہیں اس سنہ کی چوتھائی نکالیں اس طرح پر کہ اس سنہ کو چار سے تقسیم کریں کسر کو چھوڑ کر خارج قسمت یعنی حاصل تقسیم کو پھر اسی سنہ کیساتھ جمع کریں (مثلاً ۱۹۳۶ء کی چوتھائی ۴۸۴ کو ۱۹۳۶ کیساتھ جمع کریں) اور حاصل جمع کو آٹھ سے تقسیم کریں جو باقی بچے وہی اس سنہ کا عدد ہوا پھر سنہ کے عدد کو مہینہ کے عدد کے ساتھ جو درج ذیل ہے جمع کر کے تاریخ کو ملائیں مجموعہ سات سے زیادہ ہو تو سات سے تقسیم کریں جو باقی بچے گا وہی دن ہوگا۔ اگر مجموعہ کم ہو تو وہی اس تاریخ کا دن ہوگا جیسا اوپر گزر چکا۔

جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
۰ / ۶	۳ / ۲	۳	۶	۱	۴	۶	۲	۵	۰	۳	۵

(جنوری اور فروری کے نیچے والے اعداد لیپ سال کے واسطے ہیں)

مثال ۔ دریافت کرنا ہے کہ ۱۹۳۶ء اپریل کی ۹ تاریخ کو کونسا دن ہوگا۔ سنہ کا عدد بقاعدہ مذکور (۴) اور اپریل کا (۶) ان دونوں کیساتھ ۹ ملایا مجموعہ ۱۹ ہوا۔ یہ سات سے زیادہ ہے اس لئے سات سے تقسیم کیا پانچ (۵) بچے معلوم ہوا پنجشنبہ کا دن ہوگا۔

چونکہ قمری مہینوں کی تاریخیں رویت ہلال سے ہوتی ہیں۔ لہذا مذکورہ بالا قاعدہ اول و دوم میں اگر ایک دن کی کمی و بیشی ہو جائے تو اس سے قاعدہ کو غلط نہ سمجھیں۔ کیونکہ یہ امر انسانی فہم و ادراک سے بالاتر ہے اس کا علم حقیقی اللہ جل جلالہ کو ہے۔

ناظرین! راقم الحروف اور موجدوں کو دعائے خیر سے یاد کریں اور لغزشوں سے درگذر فرمائیں ۔

ﷺ لیپ ہر چوتھے سال ہوتا ہے اس سال فروری ۲۹ دن کا مہینہ ہوتا ہے منہ